فون نمبر ۴۹ ۔ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD. No. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ
یوم سہ شنبہ
فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے
۲۲ محرم ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۲۶ احسان ۱۳۴۱ ہش ۔ ۲۶ جون ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۱۴۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۲۵ جون بوقت ۸ بجے صبح

پرسوں دن بھر حضور کی طبیعت بہتر رہی۔ البتہ شام کے وقت کچھ بے چینی کی تکلیف ہو گئی تھی۔ کل حضور کو ٹانگ میں درد کی شکایت رہی۔ اِس وقت طبیعت اچھی ہے ÷

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

انسانی زندگی کی غرض صراطِ مستقیم پر چلنا اور اس کی طلب ہے،

اھدنا الصراط المستقیم کی دعا انسان کو انسان کامل بنانیکا ایک کارگر نسخہ ہے

"انسانی زندگی کا مقصد اور غرض صراطِ مستقیم پر چلنا اور اس کی طلب ہے جس کو اس سورۃ میں ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم یا اللہ ہم کو سیدھی راہ دکھا ان لوگوں کی راہ جن پر تیرا انعام ہوا۔ یہ وہ دعا ہے جو ہر نماز میں اور ہر رکعت میں مانگی جاتی ہے، اس دعا کا اس قدر تکرار ہی اس کی ضرورت کو ظاہر کرتا ہے۔ ہماری جماعت یاد رکھے کہ یہ معمولی سی بات نہیں اور صرف زبان سے طوطے کی طرح ان الفاظ کا رٹ دینا اصل مقصود نہیں ہے بلکہ یہ دعا انسان کو انسانِ کامل بنانے کا ایک کارگر اور خطا نہ کرنے والا نسخہ ہے جسے ہر وقت نصب العین رکھنا چاہیئے اور تعویذ کی طرح مدِ نظر رکھنا چاہیئے۔ اس آیت میں چار قسم کے کمالات کے حاصل کرنے کی التجا ہے۔ اگر انسان ان چار قسم کے کمالات کو حاصل کرے گا۔ تو گویا دعا مانگنے اور خلقِ انسانی کے حق کو ادا کر دے گا اور ان استعدادوں اور قوٰی کے بھی کام میں لانے کا حق ادا ہو جائے گا، جو اسکو دی گئی ہیں" ÷

(الحکم جلد ۹ نمبر ۹ تا ۱۸)

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۲۵ جون۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت پہلے جیسی ہی ہے احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

— ربوہ ۲۵ جون۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں ÷

— ربوہ ۲۵ جون۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع کی جا چکی ہے۔ محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب بائیں ٹانگ میں کمزوری آ جانے کے باعث گر پڑے تھے۔ آپ کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ کا درجہ حرارت

ربوہ ۲۵ جون۔ یہاں زیادہ سے زیادہ درجۂ حرارت پرسوں ۱۱۰ اور کل ۱۰۶ رہا ÷

غلام فاروق ڈھاکہ واپس پہنچ گئے

ڈھاکہ ۲۵ جون گورنر مشرقی پاکستان مسٹر غلام فاروق پی۔آئی۔اے کے طیارے میں کل صبح کراچی سے یہاں پہنچ گئے۔ انہوں نے مغربی پاکستان میں اپنے چار روزہ قیام کے دوران صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان اور گورنر مغربی پاکستان سے ملاقات کی ÷

بھارت خود کار میزائل خریدے گا

نئی دہلی ۲۵ جون۔ وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کل راجیہ سبھا میں انکشاف کیا کہ بھارت خود کار میزائل خریدے گا۔ آپ نے یہ نہیں بتایا کہ بھارت کس ملک سے میزائل خریدنا چاہتا ہے۔ پنڈت نہرو نے ایوان کو بتایا کہ طیارے تین یا چار سال کے بعد بے کار ہو جائیں گے۔ اس لئے خود کار میزائل ان سے بہتر ثابت ہوں گے

پنڈت نہرو نے کمیونسٹ ارکان کا یہ مطالبہ مسترد کر دیا کہ بھارت حفاظتی کونسل میں پاکستان کے خلاف اپنی شکایت ختم کر دے آپ نے کہا اس مسئلہ کو واپس لینے کا مطلب یہ ہو گا کہ پاکستان کے خلاف جو الزامات عائد کئے گئے تھے وہ واپس لے لئے گئے ہیں پنڈت نہرو نے کہا بہر حال پاکستان اس قدر طاقتور ہے۔ کہ وہ بڑے ممالک پر اثر ڈال کر مسئلہ کشمیر کو حفاظتی کونسل میں پیش کر سکتا ہے اور بھارت کو بھی بحث میں گھسیٹ سکتا ہے

شاہ مہندرا دوبارہ نئی دہلی جائیں گے

نئی دہلی ۲۵ جون امید ہے کہ نیپال کے شاہ مہندرا آئندہ ماہ دوبارہ دہلی آئیں گے۔ وہ یہاں اپنے قیام کے دوران وزیر اعظم پنڈت نہرو سے بھارت اور نیپال کے تعلقات پر تبادلہ خیالات کریں گے

"سفارش نہ کریں"

لاہور ۲۵ جون۔ کل وزیر مال خان پیر محمد نے ارکان اسمبلی کے اس نقطۂ نظر سے پورا اتفاق کیا کہ بعض محکموں خصوصاً انہار اور مال وغیرہ میں رشوت کی گرم بازاری ہے وزیر مال نے وعدہ کیا کہ وہ کسی بددیانت افسر کو کسی صورت میں معاف نہیں کریں گے۔ تاہم ارکان اسمبلی کا فرض ہے کہ اگر کوئی خائن یا بددیانت افسر پکڑا جائے تو اس کی سفارش ہرگز نہ کریں ÷

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔اے ایل ایل۔بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۵ رجون ۶۲ء

حقیقی مسلم کون ہے؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام آیہ کریمہ
بلیٰ من اسلم وجھہٗ للہ وھو محسنٌ فلہٗ اجرہٗ عند ربہ ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون
(سورہ بقرہ ۱۱۳)

کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:
"یعنی مسلمان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے یعنی اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے ارادوں کی پیروی کے لئے اور اس کی خوشنودی کے حاصل کرنے کے لئے وقف کر دیوے اور پھر نیک کاموں پر خدا تعالیٰ کے لئے قائم ہو جائے اور اپنے وجود کی تمام عملی طاقتیں اس کی راہ میں لگا دیوے مطلب یہ ہے کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالیٰ کا ہو جاوے۔

"اعتقادی" طور پر اس طرح سے کہ اپنے تمام وجود کو درحقیقت ایک ایسی چیز سمجھ لے جو خدا تعالیٰ کی شناخت اور اس کی اطاعت اور اس کے عشق اور محبت اور اس کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے بنائی گئی ہے

اور "عملی" طور پر اس طرح سے کہ خالصتاً للہ حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قوت سے متعلق اور ہر یک خداداد توفیق سے وابستہ ہیں بجا لاوے مگر ایسے ذوق و شوق و حضور سے کہ گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینہ میں اپنے معبود حقیقی کے چہرہ کو دیکھ رہا ہے۔"
(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۸)

اس کے بعد آپ اسلام کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-
"ان آیات پر غور کرنے سے یہ بات بھی صاف اور بدیہی طور پر ظاہر ہو رہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں زندگی کا وقف کرنا جو حقیقت اسلام ہے دو قسم پر ہے ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کو ہی اپنا معبود اور مقصود اور محبوب ٹھہرایا جاوے اور اس کی عبادت اور محبت اور خوف اور رجا میں کوئی دوسرا شریک باقی نہ رہے اور اس کی تقدیس اور تسبیح اور عبادت اور تمام عبودیت کے آداب اور احکام اور اوامر اور حدود اور آسمانی قضا و قدر کے امور بدل و جان قبول کئے جائیں اور نہایت نیستی اور تذلل سے ان سب حکموں اور حدوں اور قانونوں اور تقدیروں کو بارادت تام سر پر اٹھا لیا جاوے اور نیز وہ تمام پاک صداقتیں اور پاک معارف جو اس کی وسیع قدرتوں کی معرفت کا ذریعہ اور اس کی ملکوت اور سلطنت کے علو مرتبہ کو معلوم کرنے کے لئے ایک واسطہ اور اس کے آلاء اور نعماء کے پہچاننے کے لئے ایک قوی رہبر ہیں بخوبی معلوم کر لی جائیں۔

دوسری قسم اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کی یہ ہے کہ اس کے بندوں کی خدمت اور ہمدردی اور چارہ جوئی اور بار برداری اور سچی غمخواری میں اپنی زندگی وقف کر دی جاوے دوسروں کو آرام پہنچانے کے لئے دکھ اٹھاویں اور دوسروں کی راحت کے لئے اپنے پر رنج گوارا کر لیں۔"
(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۶۰)

اس کا مطلب صاف ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں جو ایک دوسرے کے لازم ملزوم ہیں اول یہ کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق انسان کی اعتقادی اور عملی حیثیت مکمل ہو یعنی وہ اپنا سب کچھ اللہ تعالیٰ کے لئے وقف کر دے دوسرے یہ کہ وہ اپنی زندگی خلق اللہ کی خدمت کے لئے وقف کر دے۔

یہ دونوں قسم کے وقف لازم ملزوم ہیں جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے وقف ہو جاتا ہے، یقیناً وہ خدمت خلق کے لئے بھی وقف ہو جاتا ہے، اس لئے ایک شخص جو بظاہر بڑا عبادت گزار ہو مگر اس کو خلق اللہ سے کوئی تعلق نہ ہو اس کے سامنے اگر کسی کو تکلیف پہنچ رہی ہو اور وہ بڑھ کر اس کی تکلیف دور نہ کرے مثلاً اگر کسی کا مکان جل رہا ہو اور وہ دور سے تماشہ دیکھ رہا ہو بلکہ عبادت ہی میں مصروف رہے اور جانتے ہوئے بھی ٹس سے مس نہ ہو اور آگ فرو کرنے میں خلوص دل سے مدد نہ دے تو ایسی عبادت کے کوئی معنے نہیں ہیں اسی طرح اگر کوئی شخص معاشرتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہو مگر نہ تو اس کو اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان ہو اور نہ وہ صحیح معنوں میں عبادت گزار ہو تو خواہ اس کی خدمت سے لوگوں کو کتنا ہی بظاہر فائدہ پہنچے ایسا شخص صحیح معنوں میں مسلم نہیں کہلا سکتا اور حقیقت یہ ہے کہ جو شخص عبادت الٰہیہ میں مخلص نہ ہو وہ خدمتِ خلق میں بھی مخلص نہیں ہو سکتا۔

الاعمال بالنیات

اعمال کی خوبی اور کمال ان نیتوں پر منحصر ہوتا ہے جن کے پیش نظر وہ بجا لائے جاتے ہیں مثلاً ایک شخص جو اسمبلی کا ممبر بننا چاہتا ہے اور عوام میں نیک نامی محض اس غرض سے حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ جب ضرورت ہو وہ لوگ اس کا ساتھ دیں اور انتخابات میں اس کو ووٹ دیں تو ایسے شخص کو باوجود اس کے کہ وہ خدمت خلق میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہو ہرگز مسلم نہیں کہہ سکتے اور نہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کے ایسے اعمال کی کوئی قیمت ہے اور نہ اس کو ایسے اعمال کا عند اللہ کوئی اجر مل سکتا ہے کیونکہ حقیقی نیک اعمال اور خدمت خلق وہی ہے جس کا اجر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتا ہے جو شخص اسی دنیا میں اپنا اجر لوگوں سے وصول کر لیتا ہے جن کی وہ خدمت کرتا ہے اس کو بطور مسلم کے اللہ تعالیٰ سے کوئی اجر نیک اعمال کا نہیں مل سکتا البتہ نیک اعمال اگر خالص نیت سے کئے جائیں اور لوگوں سے کسی قسم کے اجر کی امید نہ رکھی جائے تو ایسا اول تو وہ انسان کر سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ پر پورا ایمان رکھتا ہے اور دوسرے اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ اکثر سیدھی راہ پر آ جاتا ہے اور اس کا اجر اس کو اس طرح مل سکتا ہے کہ وہ خدمت خلق کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرلے اور اس کا اجر یہی ہو کہ وہ صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ پر ایمان بھی لے آئے اور عبادت گذار بھی بن جائے

۲

غالب کا مشہور شعر ہے

وفاداری بشرط استواری اصل ایماں ہے
مرے بت خانے میں تو کعبہ میں گاڑو برہمن کو

اس شعر کا مطلب صرف اتنا ہے کہ جو شخص کسی امر میں کامل اعتقاد رکھتا ہے اور اس کے ساتھ وفاداری میں کمال کر دیتا ہے تو ایسا شخص یقیناً ایک وصف اپنے میں رکھتا ہے جو وصف مستقل مزاجی کہلاتا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے اجر میں اس کو راہ مستقیم بھی دکھلا دے غالب صرف یہ بتانا چاہتا ہے کہ استقامت بذات خود ایک بڑا اچھا وصف ہے، اس کا بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اجر ہو سکتا ہے کم از کم ایسا شخص ان لوگوں سے تو بہتر ہے جو متلون المزاج ہوتے ہیں اور محض دکھاوے کے لئے عبادتیں کرتے ہیں یا کسی دنیوی غرض کے لئے خدمت خلق بجا لاتے ہیں۔ غالب کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ ایسا شخص ایک کامل مسلم ہے جس کی تعریف اللہ تعالیٰ نے مندرجہ بالا آیہ کریمہ میں کی ہے بہتر ہے یا اس کے برابر بھی ہے ہو سکتا ہے کہ ایسا شخص ختم اللہ علیٰ قلوبھم کے درجہ پر پہنچا ہوا ہو ایسے شخص کو کفر پر استقامت کے لئے اچھا نہیں سمجھا جا سکتا بلکہ اس کو استقامت کہنا ہی غلط ہے اس کو ضد اور تعصب کہا جا سکتا ہے استقامت نہیں کہا جا سکتا چنانچہ مودودی اور اس کے بعض رفقاء کی یہی حالت ہے کہ وہ تعصب سے اس قدر اندھے ہو چکے ہوئے ہیں کہ نہ تو جماعت احمدیہ کی ان کو کوئی خوبی نظر آتی ہے اور نہ مخلص ترین احمدی کی خوبیوں کا ان پر اثر ہوتا ہے چنانچہ اس کی ایک تازہ مثال ملاحظہ کیجئے ایک صاحب جناب حامد علی نے انگریزی میں "حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ" کے نام سے ایک کتاب تصنیف کی ہے اس میں کسی ضمن میں آپ نے کہیں چوہدری محمد ظفر اللہ خان کا بھی ذکر خیر کر دیا ہے اس پر ماہنامہ "ترجمان القرآن" کے ایک ایڈیٹر جناب عبد الحمید صاحب صدیقی کو اتنا غصہ آیا ہے کہ آپ کتاب مذکور پر تبصرہ لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"پھر ہمیں مصنف کے اس دعویٰ پر سخت حیرت ہوتی ہے جس کے مطابق انھوں نے چوہدری ظفر اللہ خان کو اسلامی تاریخ کا ایک بے مثال عالم قرار دیا ہے، مصنف اگر چوہدری صاحب کے لئے دل میں کوئی جذبہ احترام رکھتے ہیں تو اس کے اظہار کی کوئی دوسری صورت نکال لیتے لیکن ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وہ ایک طرف اپنے آپ کو ایک مؤرخ کی حیثیت سے پیش کر رہے ہیں اور دوسری طرف انھوں نے یہ ایک ایسی خلاف واقعہ بات کی ہے جس پر خواہ مخواہ ہنسی آتی ہے اور خود ان کی علمی ثقاہت کے بارے میں بھی ذہن میں کئی قسم کے خیالات آنا شروع ہو جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کی تصنیف میں وہ توازن نہیں ملتا جو ایک تاریخی دستاویز کی جان ہے۔"
(رسالہ ترجمان القرآن جون ۱۹۶۲ء صفحہ ۸۶)

اب اس کو تعصب کا اندھا پن نہ کہا جائے تو اور کیا ہے چوہدری ظفر اللہ خاں کی ذات ہماری حمایت سے بالاتر ہے ان کو جو بین الاقوامی شہرت کا مقام حاصل ہے وہ ہمہ شمہ کے کہنے سے چھپ نہیں جا سکتا اگر چوہدری صاحب معروف احمدی نہ ہوتے تو "ترجمان القرآن" کا یہ انشاء پرداز ان کے خلاف کوئی حرف نہ لکھتا اس کو اندھا تعصب ہی کہا جا سکتا ہے استقامت نہیں کہا جا سکتا اس کا شاید قیاس یہ ہے کہ چونکہ چوہدری صاحب نے کوئی اسلامی تاریخ کی کتاب نہیں لکھی اس لئے آپ اسلامی تاریخ کے عالم نہیں ہو سکتے اس لئے ان کی ہنسی نکل بعینہٖ اسی طرح جس طرح ملک نصر اللہ خاں عزیز کمیران" کو فارسی لفظ "کمرہ" کی جمع سمجھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر (...)

چند سوالات اور ان کے جواب

از محترم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ

اسلام میں بُت خانہ سے سلوک

ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ ۔ (انعام ۱۱۰) کے حکم کی موجودگی میں قریش اور ان کے ساتھیوں کے بُت خانہ کعبہ میں سے کیوں اٹھائے گئے ؟

(۲) کیا اب بھی بت خانہ سے یہ سلوک کیا جاسکتا ہے ۔ یا یہ شرافت کے خلاف ہے ؟

(۳) ہندو بت پرست نے مندر بنایا ہوا ہو اور وہ مسلم ہوجائے تو کیا اس کو حق ہے کہ اس بت کدہ کو مسجد میں تبدیل کرے ۔

(۴) کیا جو مسلم ہندو ہوجاوے وہ خود تعمیر کردہ مسجد کو بت کدہ بنا سکتا ہے ۔ شرافت کیا ہے ۔ اسلام کا قانون کیا ہے

(۵) قرآن شریف میں حکم جو ہیں وہ مسلم کو مخاطب کرنے کی بجائے عام طور پر مومن کو مخاطب کرکے دیئے گئے ہیں مسلم کے لئے کون کون سے حکم ہیں ۔

(۶) اگر مومن کی بجائے مسلم کا لفظ قرآن شریف میں ہوتا یا کر دیا جائے تو مطلب میں کیا آئیگا ؟

جوابات

جوابات نمبروار درج ذیل ہیں ۔

(۱) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ سے بُت اس وقت دور کئے جبکہ اہل مکہ اسلام قبول کر چکے تھے اور توحید کے اقراری ۔ بندہ کا واقعہ تاریخ میں درج ہے جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ مکہ کے لوگوں کے دلوں سے جب بت ٹوٹ چکے تھے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان بتوں کو توڑا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ طریق اہل مکہ کے اس وقت کے جذبات و معتقدات کے احترام کے عین مطابق تھا ۔

یہ بھی یاد رہے کہ خانہ کعبہ ابتداء سے ہی خدائے واحد و برتر و توانا کی عبادت کے لئے ہی مخصوص طور پر تعمیر کیا گیا تھا اور اسی مقصد کے لئے وقف تھا لیکن بعد میں جب اہل مکہ مرور زمانہ کے باعث بت پرستی کی طرف مائل ہو گئے تو خانہ خدا کو انہوں نے اصل مقصد کے خلاف بتکدہ بنادیا ۔ بنانے والے بنوانے والے کے مقصد بنا کے خلاف خانہ خدا کو بت کدہ بنالیا گیا ۔ جونہی اہل مکہ نے خدائے واحد کی غلامی کو قبول کیا اور بت پرستی کی بجائے توحید پرستی کو اپنا عقیدہ بنایا ۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالےٰ کے حکم سے بتوں کو ہٹا کر اس گھر کو پھر سے خدائے واحد کی عبادت کے لئے پاک و صاف کرکے تیار کیا ۔

آیت لا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ جس کا آپ نے اپنے سوال کے شروع میں ذکر کیا ہے اس آیت کا یہ مقصد تھا اور ہے کہ آزادی ضمیر کے اصول کے پیش نظر بت پرستوں کے جذبات کا بھی احترام مدنظر رہے ۔ اور اسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کی اتباع میں آپ کے متبعین نے ہمیشہ مدنظر رکھا ۔ لیکن جب اور جہاں کسی جگہ کے سارے کے سارے باشندے اور مکین خود ہی بت پرستی کو خیرباد کہہ دیں ۔ اور اپنے دلوں سے بتوں کو توڑ کر چور چور کردیں ۔ خانہ کعبہ کے بنانے والے معمار اول اور بنوانے والے خدائے واحد کا مقصد بھی خالص یہی ہے کہ یہ گھر اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے مخصوص رہے اس صورت میں اس گھر کو بتوں سے پاک و صاف کرکے خدائے واحد کی عبادت کے لئے پھر سے مخصوص کردینا آیت لا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ کے منافی کے خلاف نہیں سمجھا جاسکتا ۔ بلکہ آیت

وطھر بیتی للطائفین والعاکفین والرکع السجود

کے مطابق اس کی تطہیر سمجھی جائے گی ۔

(۲) ہاں اب بھی اگر کوئی مکان بطور بت خانہ استعمال ہوتا ہے ۔ اور وہاں بتوں کی پوجا کی جاتی ہے ۔ لیکن اس مکان کے بنانے والے اور مالک اور اس جگہ کے دوسرے مکین بت پرستی کو ترک کردیں اور خدا تعالےٰ کی توحید کے قائل ہوکر خدا پرستی کو اپنا شعار بنالیں تو انہیں اس گھر کو بتوں سے پاک و صاف کردینے کا بجا حق ہوگا ۔ اور خلاف اخلاق یا خلاف شرافت یہ فعل نہ ہوگا ۔

(۳) ہندو بت پرست نے مندر بنایا ہے اور وہ مسلمان ہوجائے اور اس نے اس مندر کو قوم یا بت پرستوں کے نام ہبہ یا وقف کرکے اپنے اختیار اور حق ملکیت کو ضائع نہ کیا ہو تو اسے ہر وقت یہ حق حاصل ہوگا ۔ کہ وہ اس کو مسجد میں تبدیل کردے ؟

(۴) جو مسلم ہندو ہوجائے تو وہ خود تعمیر کردہ مسجد کو بت کدہ نہیں بنا سکتا ۔ اسلامی قانون کے مطابق جب کوئی مسلمان مسجد بناتا ہے ۔ تو وہ ذاتی گھر نہیں رہتا ۔ بلکہ خانہ خدا کی حیثیت حاصل کرلیتا ہے ۔ اور خانہ خدا بن جانے سے اس کا حق ملکیت نکل جاتا ہے ۔ اس کا کام صرف اس قدر رہ جاتا ہے ۔ کہ جس مقصد کے لئے اس عمارت یعنی مسجد کو تعمیر کیا گیا تھا وہ دیکھے کہ اس مقصد کے خلاف تو اسے استعمال نہیں کیا جا رہا ۔ اور اس کی ظاہری حفاظت کا خیال رکھے ۔ یہی شرافت و اخلاق کا تقاضا ہے اور یہی اسلام چاہتا ہے ۔

(۵) قرآن کریم میں جو احکام مسلم کی بجائے مومن کو مخاطب کرکے دیئے گئے ہر سچے مسلم پر ان احکام کی فرضیت اور ان کی تعمیل ویسے ہی ضروری ہے جیسا کہ مومن پر ۔ کیونکہ سچے مسلم اور سچے مومن میں کوئی فرق نہیں ۔ کیونکہ مسلم کے لغوی ہی معنے ہیں کہ جو خلوص سے اپنے آپ کو خدا کے احکام کی تعمیل کے لئے وقف کردے اور یہ بات احکام کے ماننے کے بغیر ممکن نہیں ۔ البتہ مسلم کے اصطلاحی معنی مومن کے مترادف نہیں چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ۔

قالت الاعراب اٰمنا قل لم تؤمنوا و لکن قولوا اسلمنا

یعنی بدویوں نے کہا ہم مومن ہیں تو خدا نے فرمایا انہیں کہہ دو تم مومن نہیں اپنے آپ کو مسلم کہو ایمان ابھی تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا

(۶) اگر مومن کی جگہ مسلم کا لفظ قرآن کریم میں ہوتا یا کردیا جائے تو مطلب میں کیا فرق ہوگا ۔ اس کے متعلق اول تو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ خدا تعالےٰ حکیم ہے ۔ اور اس کا کلام حکمتوں سے لبریز ہے ۔ ہر لفظ اور ہر نکتہ کا گہرا مطالعہ کرنے والا جانتا ہے کہ حکمتوں پر مشتمل ہے ۔ اور سیاق و سباق اور دیگر متعدد امور کے پیش نظر ان الفاظ میں تبدیلی سے بہت سے مطالب میں فرق آجاتا ۔ قرآن کریم کے مطالعہ سے یہ ظاہر ہے کہ کفر کے مقابل کا لفظ دراصل ایمان ہے ۔ اس لئے یاایھا الذین اٰمنوا کے مخاطب وہ لوگ ہیں جو قرآن پر دل سے ایمان لانے والے ہیں نہ کہ ظاہری مسلم اور اصطلاحی مسلم ۔ زبان کی فصاحت و بلاغت کا تقاضا تھا کہ احکامات دیتے ہوئے مومنوں کو مخاطب کیا جائے جو دل سے یقین رکھتے ہیں اور اس وجہ سے ان میں عمل کی قوت موجود ہے ورنہ اصطلاحی مسلم کے لئے یہ ضروری نہیں اس کے دل میں بھی ایمان داخل ہوچکا ہو ۔ جیسا کہ آیت قولوا اسلمنا و لما یدخل الایمان فی قلوبکم سے ظاہر ہے

شمع احمدیت کے پروانو!

- الفضل آپ کے پیارے اور مقدس امام المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ کے مقدس ہاتھوں کا لگایا ہوا پودہ اور آپ کا مرکزی آرگن ہے ۔
- اس کی بہتری اور توسیع اشاعت کے لئے کوشش کرنا آپ سب کا ایک ضروری اور دینی فریضہ ہے ۔
- آپ خدا تعالےٰ کے فضل سے ترقی کے ہر میدان میں آگے بڑھ رہے ہیں ۔۔ یہ بات بھی ہمیشہ مدنظر رکھیئے کہ
- الفضل کی توسیع اشاعت بھی آپ کی ترقی کا ایک زینہ ہے ۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

معاصرین کی آراء

نمود و نمائش سے بہتر قربانی

کوونٹری کے مقام پر گزشتہ ہفتہ ملکہ الزبتھ نے ایک عظیم الشان گرجا کا افتتاح کیا۔ یہ گرجا زمانۂ جنگ میں جرمنوں کی بمباری کے باعث تباہ ہو گیا تھا اس تعمیر بد جہاں دوسرے یورپی ملکوں نے حصہ لیا ہے وہیں برطانوی عوام نے بھی دل کھول کر چندہ دیا اور میرے خیال میں گیارہ لاکھ پونڈ سے زائد اس عجوبہ روزگار عمارت کی تعمیر پر صرف ہوا ہو گا اس کی تعمیر میں کئی لوگوں نے چندہ دیتے وقت اپنا نام ظاہر نہیں کیا انھوں نے سوچا ہو گا کہ دنیا تو خدا کے راستہ میں ہے پھر نمود و نمائش کی کیا ضرورت ——! ان میں دو افراد نے تو خاصی خطیر رقمیں دیں یعنی چالیس ہزار پونڈ اور بیس ہزار پونڈ —— یہ سلسلہ یہاں چلتا ہی رہتا ہے۔ کہیں لائبریری بن رہی ہے کہیں ہسپتال تعمیر ہو رہا ہے سکول کی بنیادیں رکھی جا رہی ہیں لوگ دھڑا دھڑ اپنی جیبیں خالی کر رہے ہیں اور ان میں ایسے لوگوں کی خاصی تعداد ہے جو اپنا نام قطعی ظاہر نہیں کرتے

ہم مغرب کی خرابیوں ہی کو دیکھتے رہتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اگر آپ گرجاؤں میں چلے جائیں تو آپ کو لوگ اتنے خضوع و خشوع سے خدا کی یاد میں محو ملیں گے کہ آپ حیران ہو جائیں گے۔ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ یادِ خدا میں بعض افراد کی آنکھیں نم ہو گئیں اور جب وہ اٹھے تو ان کی آنکھیں تر تھیں۔ ہم مغرب کو صرف اوپری نظروں سے ان کی تفریح گاہوں سمندر کے کنارے نیم برہنہ لباسوں، کلبوں، جگمگاتے ہوٹلوں یا شاہراہوں پر دیکھتے ہیں ہم انھیں سائنس لیبارٹریوں لائبریریوں، کارخانوں ہسپتالوں اور کھیتوں میں نہیں دیکھتے ہمارے نزدیک صرف اور صرف یورپ کی تصنع آمیز زندگی ہی سب کچھ ہے لیکن جن قوموں نے آگے بڑھنا ہوتا ہے وہ اس چکاچوند روشنیوں کے پیچھے پسینے کے بہتے ہوئے دریا کی موجوں کو دیکھتی ہیں۔ وہ عبادت گاہوں میں خوفِ خدا اور ہسپتالوں میں انسانی ہمدردی کے مظاہروں کے کھوج میں رہتی ہیں۔

(قندیل ۱۰ جون ۶۲ء)

قوت کارکردگی کا غلط اندازہ

ندائے ملت کے نام سے ایک مفید و قابل قدر ہفتہ وار لکھنؤ سے نکلنا شروع ہوا ہے جو انشاء اللہ مسلمانوں میں سرگرمیٔ عمل کی روح دوڑا کر رہے گا اس کے بانیوں میں سے ایک صاحب (مولانا محمد منظور صاحب نعمانی) کا بیان "ندائے ملت کے ناظرین کی خدمت میں" کے زیر عنوان :-

"جس معیار کا اردو ہفت روزہ نکالنا ہمارے پیش نظر تھا ہم نے حساب لگایا کہ ۲۵ ہزار کے سرمایہ سے ایسا اخبار مضبوط بنیاد پر نکالا جا سکتا ہے اور جس معیار کا انگریزی ہفتہ وار نکالنا ہم نے طے کیا تھا معلوم ہوا کہ ایسے اخبار کے لئے پونے ۲ لاکھ کے سرمایہ کی ضرورت ہو گی"

اس مبتدا کی خبر قدرۃً یہ نکلنا چاہیئے تھی کہ بانیوں نے یہ طے کر لیا کہ اپنے وقتِ عزیز کا حصہ ایک لمبی مدت تک اسی فراہمی سرمایہ کے لئے وقف رکھیں گے" لیکن نہیں واقعۃً الفاظ یہ ملتے ہیں :-

"خصوصی ذمہ داری اس ناچیز اور رفیق عزیز ڈاکٹر محمد اشتیاق حسین صاحب قریشی نے لی تھی لیکن ہم دونوں ہی کے لئے حالات کچھ ایسے پیش آ گئے کہ ہم اس کام کے لئے پورا وقت نہ دے سکے رفیق محترم مولانا ابوالحسن ندوی اور عزیز مکرم ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی حجاز روانہ ہو چکے ہیں اور اس کا امکان ہے کہ ان کا یہ سفر کچھ طویل ہو جائے اور بعض دوسرے اسلامی ممالک میں بھی ان کو جانا پڑے اور اس ناچیز کے حالات مسلسل ایسے چل رہے ہیں کہ اس کا مجوزہ دورے کے لئے وقت نکالنا نہایت مشکل ہے ..."

تو جب خود بانیوں کا یہ حال ہے تو اس کی توقع آخر کیوں کر کی جائے کہ جو کام خاص انھیں کے کرنے کا تھا اسے پرچہ کے عام ناظرین و ہمدرد سنبھال لیں گے! —— اور یہ سوال تو خود بانیوں سے ہو گا یہاں بھی اور وہاں بھی آج اور کل بھی کہ جب آپ حضرات کو اتنا بھی اندازہ اپنے حالات کا نہ تھا تو آخر اتنی بڑی ذمہ داری آپ نے اپنے سر لی کیوں ——؟

مولانا محمد علیؒ اور مولانا حسین احمد مدنیؒ دونوں کی زندگی کا کیا یہ سخت المیہ عبرت کے لئے کافی نہ ہوا کہ دونوں صاحب اپنے اپنے رنگ میں بہترین صلاحیتیں رکھنے کے باوجود اپنی شایانِ شان کوئی ٹھوس علمی تصنیفی یادگار نہ چھوڑ گئے محض اسی کثرتِ تنوع مشاغل اور مسلسل سفر اور دورہ پر رہنے کے ہاتھوں! —— برادر عزیز مولانا ابوالحسن علی ندوی ملت کے خزانہ میں ایک بیش بہا اور چمکیلے ہیرے کی حیثیت رکھتے ہیں لیکن وہ تو اس جرم کے خصوصی مجرم ہیں چھوٹے کاموں کو چھوڑ کر صرف بڑے ہی بڑے کاموں کو لیجئے تو ایک نہیں چار چار ان کے ہاتھ میں ہیں

۱۔ وہ ندوہ کے ناظم ہیں

۲۔ دینی تعلیمی تحریک کے روحِ رواں ہیں

۳۔ تبلیغی اجتماعات کے کرتا دھرتا ہیں

۴۔ تحقیقات و نشریات اسلامیہ کے ناظم ہیں

ان چاروں میں سے ایک ایک کام ایسا ہے جو پورے چوبیسوں گھنٹے کی مصروفیت چاہتا ہے چہ جائیکہ چاروں کی ذمہ داری ایک ساتھ لے لینا اور اس پر بھی مروت کا یہ عالم ہے کہ ھل من مزید! جو بھی کار خیر کسی قسم کا نظر آیا اس کی ذمہ داری اٹھا لینے کو تیار! یہ اپنی قوت کارکردگی کا غلط اندازہ کرنا اور اپنی ذات اور ملت دونوں پر ظلم کرنا ہے! —— عوامی اردو میں جو مثل چلی ہوئی ہے وہ بیجا نہیں ہے کہ یا تو چنے چبا لیجئے یا پھر شہنائی ہی بجا لیجئے۔ دونوں کام ساتھ نہیں ہو سکتے۔ (صدق جدید ۸ جون ۶۲ء)

تنسون انفسکم

قوموں کی بربادی کے بہت سے اسباب ہیں اور ان میں سے ہر ایک سبب اپنے اندر عبرت اور غور و فکر کے بے شمار دفتر پوشیدہ رکھتا ہے لیکن ان سب سے زیادہ نمایاں اور حاوی ان عالموں اور رہنماؤں کا وجود ہے جو جاہ طلب شہرت پسند آرام و آسائش کے خواہاں ہوتے ہیں یہ ظاہر عبا و قبا کی سج دھج اور چک دمک سے مذہبی جنرل سٹور نظر آتے ہیں جن کی جلوت نظر فریب مگر خلوت استغفر اللہ۔ وہ جب دوسروں سے خطاب کرتے ہیں تو بلاشبہ خطابت کا حق ادا کر دیتے ہیں ایمانداری صداقت شعاری خدا ترسی وغیرہم یہ سب کچھ مخاطبین کے لئے ہے باقی رہی اپنی ذات تو یہ ایک "پرائیویٹ" معاملہ ہے درپردہ عیش و آرام کے سوا ان کی اور کوئی غرض نہیں ہوتی انداز خطابت کو مؤثر اور برگزیدہ اسلئے بنایا جاتا ہے کہ سامعین نذر و نیاز کے سلسلے کو جاری رکھیں اور تن و توش کا کام ہوتا ہے سخن کوتاہ علماء یہود کا نقشہ آج پیش نظر ہے اللہ نے فرمایا تم لوگوں کو نیکوکاری اور پاکبازی کی تعلیم دیتے ہوئے ذرا نہیں تھکتے اور خود کو "تنسون انفسکم" کا مصداق بناتے ہو باوجود تورات پڑھنے کے غافل ہوئے عقل کے کارد راستبازی کا نعرہ لگانے سے پہلے خود کو راست باز بنا کر پیش کرو علماء یہود کا حشر سامنے ہے اب مقام عبرت علماء قرآن کے لئے ہے

"کیا لوگوں کو نیک کام کرنے کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو اور تم تو کتاب پڑھتے ہو پھر کیوں نہیں سوچتے؟"

(دالبیان ۱۱ جون ۶۲ء)

بقیہ لیڈر

صفحہ ۲ سے آگے۔

(نعوذ باللہ) غلط عربی لکھنے کا الزام لگاتے ہیں اور اتنا نہیں کرتے کہ عربی زبان کی کوئی معمولی لغت اٹھا کر تحقیقات کر لیں کیونکہ تعصب کی وجہ سے ہمت بھی ماؤف ہو جاتی ہے

۳

خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا اصل بات جو ہم کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ انسان خواہ بظاہر کتنا بھی عبادت گزار ہو جب تک وہ خدمت خلق کے لئے بھی وقف نہ ہو وہ کامل مسلم نہیں کہلا سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ پر محکم ایمان اور خدمت خلق لازم ملزوم ہے۔ ہو نہیں سکتا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ پر پختہ ایمان رکھتا ہو وہ خدمت خلق کے لئے بھی لازماً وقف نہ ہو ایک کامل مسلم کی تعریف از روئے قرآن مجید یہ ہے کہ وہ نہ صرف اپنا سب کچھ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دے بلکہ خلق اللہ کے ساتھ نیکی کرنے پر ہر وقت آمادہ ہو۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"خالق کی اطاعت اس طرح سے کہ اس کی عزت و جلال اور یگانگت ظاہر کرنے کے لئے بے عزتی اور ذلت قبول کرنے کے لئے مستعد ہو اور اس کی وحدانیت کا نام زندہ کرنے کے لئے ہزاروں موتوں کو قبول کرنے کے لئے تیار ہو اور اس کی فرمانبرداری میں ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کو بخوشی خاطر کاٹ سکے اور اس کے احکام کی عظمت کا پیار اس کی رضا جوئی کی پیاس گناہ سے ایسی نفرت دلا دے کہ گویا وہ کھا جانے والی ایک آگ ہے یا ہلاک کرنے والی ایک زہر ہے یا بھسم کر دینے والی ایک بجلی ہے جس سے اپنی تمام قوتوں کے ساتھ بھاگنا چاہیے غرض اس کی مرضی ماننے کے لئے اپنے نفس کی سب مرضیات چھوڑ دے اور اس کے پیوند کے لئے جانکاہ زخموں سے مجروح ہونا قبول کر لے اور اس کے تعلق کا ثبوت دینے کے لئے سب نفسانی تعلقات توڑ دے

اور خلق اللہ کی خدمت اس طرح سے کہ جس قدر خلقت کی حاجات ہیں اور جس قدر مختلف وجوہ اور طرق کی راہ سے قسام ازل نے بعض کو بعض کا محتاج کر رکھا ہے ان تمام امور میں محض للہ اپنی حقیقی اور بے غرضانہ اور سچی ہمدردی سے جو اپنے وجود سے صادر ہو سکتی ہے ان کو نفع پہنچاوے اور ہر ایک مدد کے محتاج کو اپنی خداداد قوت سے مدد دے اور ان کی دنیا و آخرت دونوں کی اصلاح کے لئے زور لگا دے"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۶۱، ۶۲)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے
کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے
(مینیجر)

تیسری قسط

غانا مغربی افریقہ میں جماعت احمدیہ کے ذریعے اسلام کی روز افزوں ترقی

احمدی مبلغین کی تبلیغی تعلیمی اور تربیتی مساعی اور اس کے خوشکن نتائج

(مرسلہ وکالت تبشیر - ربوہ)

کتب کی پیشکش

ا۔ ایتھوپیا کے چارج ڈی افیئر عربی جانتے ہیں انہیں حیاۃ احمد پیش کی گئی نیز
ب Resident Minister کو تحفۃ الملوک
ج۔ ” ” الی عمر سو لعد
دونوں کے وفاتر میں انہیں فرانسیسی زبان میں اسلامی اصول کی فلاسفی پیش کی گئی۔
د۔ چینی سفیر Mr. Huang Hua کو اسلامی اصول کی فلاسفی کا چینی ترجمہ دیا گیا۔
ان سب احباب نے شکریہ کے ساتھ کتب قبول کیں اور پڑھنے کا وعدہ کیا۔ مؤخر الذکر پیشکش کے موقعہ پر ریڈیو اور پریس کے نمائندے موجود تھے۔ چینی سفیر سے روزہ کے فلسفہ پر بھی گفتگو ہوئی۔
ہ۔ فوج کے چیف امام مشن ہاؤس میں تشریف لائے انہیں ایام احادیث النبیؐ اور نماز کا ترجمہ دیا گیا۔ یہ دونوں چیزیں انہوں نے بہت پسند کیں۔

پریس ریلیز کا اجراء

جماعت کی مختصر تاریخ۔ عید الاضحیہ رمضان عید اور جلسہ سالانہ کی بابت پرمشتمل پریس ریلیز مقامی اخبارات ریڈیو اور نمائندگان کو بھجوائی گئی۔ چنانچہ ریڈیو نے جلسہ سے پہلے اور دوران اعلان اور خبریں نشر کیں۔ ہاؤسا سیکشن کے انچارج نے تقاریر اقتباس ریکارڈ کر کے بڑا دلچسپ پروگرام نشر کیا۔ اس میں احمدیہ پرائمری سکول سکیا کے طالبات کا نماز اور اس کا ترجمہ نیا فینٹی مناظرہ کا مظاہرہ بھی شامل تھا وزیر دفاع اور ڈپٹی سپیکر صدارت الملک اور تبلیغی نمائش کے افتتاح کی درخواست کی گئی۔ جو انہوں نے بخوشی قبول کی۔ مؤخر الذکر کی تقریر کی رپورٹ نمایاں رنگ میں اخبار میں چھپی۔

کار کا عطیہ

ایک احمدی دوست نے ہمارے کام سے متاثر ہو کر مشن کے لئے کار کی اہمیت کو محسوس کر کے اپنی مستعمل کار عطیہ کے طور پر دی۔ اس کی معمولی مرمت اور صفائی کا کام ایک احمدی فرم نے مفت کر دیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

مشرقی ریجن کی رپورٹ

مکرمی مرزا لطف الرحمٰن صاحب آجکل اکرا اور مشرقی ریجن کے مبلغ ہیں۔ لیکن زیر رپورٹ سہ ماہی کا اکثر حصہ وہ برونگ اہافو ریجن کے مبلغ تھے اس لئے ان کی رپورٹ عموماً عرصہ قیام برونگ اہافو کی ہے وہ اپنی سہ ماہی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:

جلسہ سالانہ پر نمائش کا اہتمام

جنوری کے شروع میں جماعت احمدیہ غانا کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ اس موقعہ پر نمائش کے جملہ انتظامات خاکسار کے سپرد رکھے۔ اس کی بنیاد بھی دسمبر کے شروع میں ہی رکھی گئی تھی نمائش میں احمدیہ کتب اخبارات تصاویر اور نقشے پیش کئے گئے۔ جن میں قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں تراجم مشنوں کی طرف سے مختلف زبانوں میں کتب اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اردو۔ فارسی اور عربی لٹریچر تفاسیر کبیر۔ مختلف زبانوں میں شائع شدہ اخبارات احمدیہ مشنوں کی تبلیغی مساعی کی تصاویر اور دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ہمارے احمدی مشنوں کا ایک بڑا نقشہ شامل تھا۔ یہ نمائش سکول کے دو بڑے کمروں میں ترتیب دی گئی۔ نمائش کے افتتاح کے لئے جناب ڈپٹی سپیکر نیشنل اسمبلی آف غانا الحاج یعقوب ٹالی تشریف لائے۔ چنانچہ سب سے پہلے انہیں کو نمائش دکھائی گئی۔ ان کے ساتھ بعض سفارتخانوں کے نمائندے بھی تھے۔ نمائش کے بارہ میں انہوں نے بہت اچھے تاثرات کا اظہار کیا۔ علاوہ ازیں جماعت کے احباب وغیر از جماعت احباب نے بھی ہماری اس کوشش کو بہت سراہا اور ہماری غانا کی جماعت کو پہلی دفعہ یہ احساس ہوا کہ ہماری جماعت کا نظام کتنا وسیع ہے اور ہمارے مبلغین کس طرح دنیا کے گوشے گوشے میں اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے کوشاں ہیں۔

افسوسناک حادثہ

(سفرو (WA) جلسہ سالانہ کے اختتام پر جماعت احمدیہ وا (WA) کے قریباً ایک صد افراد جب واپس روانہ ہوئے تو ان کے دو بڑے ٹرکوں میں سے ایک کو قضائے الٰہی سے حادثہ پیش آگیا۔ دریائے وولٹ سے ۲۳ میل شمال کی طرف ٹرک سڑک سے اتر کر ایک بڑے درخت سے جا ٹکرایا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا جس کی وجہ سے چار بے تین احمدی بھائی اور بہنوں کو شدید چوٹیں آئیں اور کم و بیش باقی تمام احباب کو بھی چوٹ لگی۔ چنانچہ دوسرے ٹرک میں سوار احمدیوں کو اتار کر ان مجروحین کو ہسپتال بھجوا دیا گیا۔ مگر افسوس کہ ان میں سے دو احمدی مخلص بہنیں راستہ ہی میں جان بحق ہو گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

اس حادثہ کی اطلاع بذریعہ تار ملنے پر تعزیت کے اظہار اور حادثہ کی تحقیقات کے لئے خاکسار کو مکرم امیر صاحب نے وا (WA) سے بھجوایا۔ خاکسار وا (WA) گیا۔ راستہ میں حادثہ کی جگہ کو دیکھا۔ ٹرک درخت کے ساتھ اتنے زور سے ٹکرایا تھا کہ درخت بھی گر گیا۔ اور ٹرک کی باڈی (Body) بھی ٹوٹ پھوٹ کر سڑک پر بکھری ہوئی تھی۔ وا (WA) پہنچ کر صبح کی نماز کے بعد احباب جماعت کا اجلاس بلایا اور جماعت سے اظہار افسوس کیا۔ اور مرحوم بہنوں کے پسماندگان کو صبر کی تلقین کی۔ اور باقی احباب جن کو چوٹیں آئی تھیں فرداً فرداً سب کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا ان میں سے ایک مخلص احمدی امام صالح کی ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی اور ایک اور دوست کی کلائی کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ ان سب کو ملا اور مکرم امیر صاحب کا ہمدردی بھرا اور راضی برضائے الٰہی رہنے کا پیغام پہنچایا۔ نیز جماعت کے احباب کے ساتھ دونوں احمدی بہنوں کی قبروں پر جا کر دعا کی کہ اللہ تعالیٰ انکے درجات بلند کرے آمین۔

میری وا (WA) میں آمد سے جماعت نے بہت ہی تسلی و تسکین کا اظہار کیا۔ دو روز وا (WA) میں قیام کرنے کے بعد خاکسار ٹیچی مان (Techi Man) واپس آگیا اور اپنی تحقیقات کی رپورٹ مرتب کر کے مکرم امیر صاحب کو بھجوائی

عید الفطر

ماہ رمضان المبارک میں خاکسار ٹیچی مان (Techi Man) میں ہی مقیم رہا اور وہاں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے فجر کی نماز کے بعد روزانہ قریباً ایک گھنٹہ درس قرآن مجید کے علاوہ نماز عصر سے مغرب تک بھی قرآن مجید کا درس دیتا رہا۔ اس مبارک مہینہ میں نماز تراویح کا بھی خاص اہتمام کیا گیا اور کثرت سے احباب و مستورات شریک ہوتے رہے ماہ رمضان المبارک کے اختتام پر عید الفطر کے موقعہ پر احباب دور و نزدیک سے نماز عید میں شامل ہوئے اس ریجن میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے آٹھ جگہ نماز عید پڑھی گئی عید الفطر کے روز جماعت کے مقامی افراد کے علاوہ تیس کے قریب غیر از جماعت احباب کو جن میں ٹیچی مان (TECHIMAN) کے قریباً سب بڑے لوگ شامل تھے عید ملاپ پارٹی پر بلایا۔ اس پارٹی کے جملہ اخراجات یہاں کے ایک تاجر دوست محترم عزت زینی نے برداشت کئے۔ فجزاہ اللہ۔

اسی شامی دوست نے ہمارے مشن اور مسجد کی ضروریات کے مد نظر مشن ہاؤس اور مسجد کے لئے اپنے بجلی کے جنریٹر سے بجلی مفت مہیا کرنے کا وعدہ کیا۔

Techiman کی مسجد کافی پرانی ہے۔ اور اس کا فرش بھی ٹھیک نہ تھا میں نے جماعت کے سامنے اسی کو پیش کیا وہاں کی لجنہ اماء اللہ نے وعدہ کیا کہ جلد ہی وہ رقم اکٹھی کر کے مسجد کے لئے لینولیم کا کارپٹ خرید یں گی۔ چنانچہ ایک ماہ کے اندر ہی انہوں نے تین صد سے زائد پاکستانی روپیہ کے برابر رقم جمع کر کے۔ ساری مسجد کے لئے خوبصورت قالین خرید کیا۔ فجزھم اللہ

Techiman سکولوں کے احمدی بچوں کی احمدیہ پرائمری سکول کے احاطہ میں پندرہ روزہ ریلی کا پروگرام بنایا۔ ان ریلیز میں ان کی کھیلوں اور دینی معلومات کے مقابلوں کا پروگرام بنایا ان مقابلوں میں جو بچے اول دوم سوئم آئے۔ ان کو انعام دئے جاتے رہے

ٹیچیمان کے قیام کے دوران قریباً ہر جمعہ کو جماعتوں کے لوکل روسا کے اجلاس منعقد ہوتے رہے۔ جن میں جماعتی تبلیغی، تربیتی اور انتظامی مسائل زیر بحث آتے رہے اور جماعت کے علمی اور دینی معیار کو بڑھانے کے وسائل پر غور کیا جاتا رہا۔

لجنہ اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ کے پندرہ روزہ اجلاسوں میں لجنہ کو نماز کے اسباق دئے اور ان کو بچوں کی صحیح تربیت و تعلیم اور صفائی کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی جاتی رہی نئے مشن ہاؤس ٹیچی مان کی عمارت کے لئے چندہ کی جماعت کو تحریک کی گئی۔ چنانچہ جماعت نے کافی تعاون کا ثبوت دیا۔

ملاقاتیں

پاکستان کے یوم جمہوریہ پر پاکستان ہائی کمشنر صاحب کی طرف سے ۲۳ مارچ کی شام کو دعوت پر مدعو تھا۔ جہاں بہت سے پاکستانی احباب سے تعارف ہوا۔ علاوہ ازیں بھارتی سفیر۔ برطانیہ کی سفارت کے نمائندے اور غانا کے بعض اعلیٰ افسروں سے پاکستان اور مذہب اسلام کے دلچسپ تبادلہ خیالات ہوا۔

ٹیچی مان اور اکراشن ہاؤسز میں کثرت سے احباب جماعت و غیر از جماعت تشریف لائے ان کو اسلامی معلومات بہم پہنچائیں۔ نیز بعض احباب کو لٹریچر بھی دیا گیا۔ خطبات جمعہ ٹیچی مان اور اکرا میں باقاعدگی سے دئے جاتے رہے۔ ماہ رمضان شریف سے قبل اور اسکے دوران عبادت

باقی ص ۸

۱۔ کرو موشکر بانحسیر

چوہدری رسول احمد صاحب آف ڈنگہ کی وفات

۶ جولائی بروز بدھ بوقت قریباً صبح پونے پانچ بجے میرے محترم بھائی رسول احمد صاحب چیمہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈنگہ اچانک حرکت قلب کے بند ہو جانے سے اس دنیائے وفا سے رخصت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم کے پسماندگان ، تین لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں۔ سب سے بڑے صاحبزادے عزیزم منظور احمد نے امسال میٹرک کا امتحان دے رکھا ہے اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا فرماوے۔ آمین اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

مرحوم حضرت مسیح الموعود علیہ السلام کے صحابی جناب حافظ محمد صغیر مرحوم آف ڈنگہ کے صاحبزادے تھے۔ بچپن ہی سے احمدیت کے ساتھ خاص الفت اور محبت رکھتے تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے ساتھ دلی محبت اور الفت مرحوم کی رگ رگ میں رچی ہوئی تھی۔ اخبار الفضل میں حضرت امیر المومنین کی علالت کی خبر پڑھ کر آپ کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو رواں ہو جاتے۔

بچپن ہی سے احمدیت سے محبت آپ کو ورثے میں ملی تھی اس اعتبار سے بہت چھوٹی عمر ہی میں تبلیغ اور نماز اور روزہ کے پابند تھے۔

ایک لمبا عرصہ فوج میں خدمات انجام دینے کے بعد اپنے وطن رہائش اختیار کر لی۔ اور حضرت میاں احمد دین صاحب جو کہ حضرت مسیح الموعودؑ کے صحابہ میں سے تھے کی وفات کے بعد آپ صدر جماعت احمدیہ ڈنگہ منتخب ہوئے اور مرتے دم تک خدمت دین میں منہمک رہے۔ اپنی وفات سے ایک روز قبل ۵ جولائی کو انسپکٹر تحریک جدید اور انسپکٹر صاحب بیت المال کو مقامی جماعت کے متعلق امور بتلاتے رہے۔ اور صبح سے شام کے پانچ بجے تک اس کام میں مشغول رہے۔ گو وفات تک مرحوم خدمت دین میں منہمک رہے۔ صبح سویرے نماز فجر سے فارغ ہونے کے بعد چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ مجھے ان کی علالت کی اطلاع ملی۔ میں ضروری ادویات وغیرہ لیکر پہنچا۔ لیکن میرے پہنچنے سے قبل آپ اس دنیائے فانی سے منہ موڑ چکے تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت نصیب کرے۔ مرحوم موصی تھے اور شام ۹ بجے ڈاکٹر احمد حسن صاحب چیمہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور ساڑھے دس بجے رات کو آپ کی نعش مقبرہ بہشتی ربوہ میں دفن کرنے کی غرض سے ربوہ روانہ ہوئی۔

ربوہ میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مرحوم کی نماز جنازہ صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے وسیع لان میں پڑھائی اور احباب کثیر تعداد میں نماز جنازہ میں شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

(ڈاکٹر عطاء الرحمٰن چیمہ از ڈنگہ)

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی طرف سے
مبلغین اسلام کے اعزاز میں استقبال و الوداع کی مشترک تقریب

ربوہ ۔ مورخہ ۱۴ جون ۱۹۶۲ء کی شام کو مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے مبلغ مشرقی افریقہ مکرم حافظ محمد سلیمان صاحب اور مکرم چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ کے اعزاز میں استقبال و الوداع کی ایک مشترک تقریب کا اہتمام کیا جس میں مجلس مقامی کے جملہ عہدیدار اور بعض دیگر احباب شریک ہوئے۔ مکرم حافظ محمد سلیمان صاحب تین سال تک مشرقی افریقہ میں فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد حال ہی میں واپس تشریف لائے ہیں۔ نیز مکرم چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے عنقریب بیرون پاکستان تشریف لے جا رہے ہیں۔ اس تقریب میں صدارت کے فرائض مکرم حسن محمد خاں صاحب عارف نائب وکیل التبشیر نے ادا کئے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم نصر اللہ صاحب زعیم محلہ دار البرکات نے کی بعد ازاں مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ہر دو مبلغین کرام کی خدمت میں استقبال و الوداع کا ایڈریس پیش کیا اور ان کی دینی خدمات کو سراہتے ہوئے نوجوانوں کو خدمت اسلام کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آخر میں صاحب صدر نے دعا کرائی۔

درخواست دُعا

۱۔ مکرمی محمد موسےٰ صاحب بشیر آباد اسٹیٹ جو تحریک جدید کی مالی قربانیوں میں نمایاں حصہ لیتے ہیں مطلع فرماتے ہیں کہ انہیں ایک مالی نقصان کا خدشہ لاحق ہے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہر قسم کے نقصان اور شر سے محفوظ رکھے اور بیش از بیش خدمات دین کی توفیق بخشے۔

(وکیل المال اوّل)

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

سیدنا حضرت اقدس خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد مبارک کے مطابق تعمیر مساجد میں حصہ لینا صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے۔ اس سلسلہ میں جن مخلصین نے حصہ لیا ہے ان کی تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نوٹ:۔ پانچ روپیہ سے کم ادائیگی کرنے والوں کے نام شائع نہیں کئے گئے

۲۳۱ ۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	۳۰ — ۰۰
۲۳۲ ۔ احباب جماعت احمدیہ ۲۷ ج ب ضلع لائلپور بذریعہ مکرم ماسٹر جلال الدین صاحب	۶ — ۵۰
۲۳۳ ۔ مکرم قریشی محمد اسد اللہ صاحب کارکن دفتر اصلاح و ارشاد ربوہ	۵ — ۰۰
۲۳۴ ۔ احباب جماعت احمدیہ حلقہ اسلامیہ پارک لاہور بذریعہ مکرم چوہدری عبد الستار صاحب	۲۱ — ۹۳
۲۳۵ ۔ 〃 〃 〃 گوجرانوالہ بذریعہ ملک محمد اکرم صاحب	۷۲ — ۵۶
۲۳۶ ۔ مکرم خورشید احمد صاحب رشید پور ضلع سیالکوٹ	۶ — ۰۰
۲۳۷ ۔ احباب جماعت احمدیہ حلقہ کوچہ چابکسواران لاہور بذریعہ مکرم عبد الرشید صاحب	۱۴ — ۵۰
۲۳۸ ۔ دکانداران محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ بذریعہ مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب رشید	۱۳ — ۱۸
۲۳۹ ۔ احباب جماعت احمدیہ دار الرحمت شرقی ربوہ بذریعہ مکرم عبد الستار صاحب	۵ — ۵۰
۲۴۰ ۔ مکرم سید جواد علی شاہ صاحب سابق مبلغ امریکہ وکالت تبشیر ربوہ	۵ — ۰۰
۲۴۱ ۔ فضل ٹرانسپورٹ پتوکی ضلع لاہور بذریعہ مکرم چوہدری غلام رسول صاحب	۱۱۷ — ۳۶
۲۴۲ ۔ احباب جماعت احمدیہ فورٹ عباس بذریعہ مکرم سردار احمد صاحب	۱۰ — ۰۰
۲۴۳ ۔ مکرم مولوی عبد الکریم صاحب خوشاب ضلع سرگودھا	۵ — ۱۹
۲۴۴ ۔ مکرم سید ارشاد علی صاحب ملتان شہر	۱۰ — ۰۰
۲۴۵ ۔ احباب جماعت احمدیہ دہلی دروازہ لاہور بذریعہ مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب	۱۴۳ — ۱۹
۲۴۶ ۔ 〃 〃 〃 راولپنڈی بذریعہ مکرم ملک عبد المغنی صاحب	۴۹ — ۱۹
۲۴۷ ۔ مکرم جمعدار راجہ محمد یوسف صاحب خادم تعلیم الاسلام کالج ربوہ منجانب والد صاحب مرحوم	۵ — ۰۰
۲۴۸ ۔ 〃 〃 〃 منجانب والدہ صاحبہ مرحومہ	۵ — ۰۰
۲۴۹ ۔ 〃 〃 〃 منجانب برادر مرحوم	۵ — ۰۰
۲۵۰ ۔ مکرم نذیر احمد صاحب ملتانی تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ	۱۰ — ۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

اعلان نکاح

میری لڑکی صادقہ بیگم کا نکاح مرزا الطاف احمد صاحب ولد مرزا احمد الدین صاحب ساکن خانیوال کے ہمراہ مبلغ دو ہزار روپے میں بتاریخ ۱۱ مئی ۱۹۶۲ء احمدیہ ہال حیدر آباد میں خاکسار نے پڑھا تمام دوستوں اور بہنوں سے درخواست ہے کہ دعا کریں۔ خدا تعالیٰ یہ رشتہ ہمارے سلسلہ اور ہر دو خاندانوں کے لئے باعث برکت کرے۔ آمین

خاکسار عبد الغفار امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع حیدر آباد

مصنوعات کے معیاری نیکانشان

RCI

بجلی کی مصنوعات ....

ٹیکسٹائل کے پرزہ جات ....

پلاسٹک کراکری ....

پلاسٹک سٹیشنری ....

پاکستان کا واحد کارخانہ جس میں پورسلین اور پلاسٹک پوڈر تیار ہو رہا ہے۔

اپنی ضرورت اور مطلب کی اشیاء آرڈر دے کر بنوائی جا سکتی ہیں۔

چوہدری محبوب احمد

پروپرائٹر روزنٹ کیمیکل انڈسٹریز رجسٹرڈ

سرگودہا (پاکستان)

(۲)

مکرمی عبد الرفیق صاحب آصف کارکن دفتر امانت و خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ غالباً پندرہ بیس روز سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں مخلص احباب کی خدمت میں کامل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(عبد الستار محافظ خزانہ ربوہ)

تصحیح

الفضل مورخہ ۱۵ جون ۶۲ کے صفحہ ۶ پر "خدام الاحمدیہ کی نویں تربیتی کلاس" کے اعلان میں نگیال دہتال آزاد کشمیر کی بجائے نگیال رہتاک سندھ شائع ہو گیا۔ جملہ مجالس خدام الاحمدیہ نوٹ فرما لیں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں تا اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمادیں۔

(اسسٹنٹ سکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۵۸۰ ۔ میں نواب بی بی بیوہ چوہدری سلطان بخش قوم جٹ اٹھوال پیشہ × عمرہ ۱ سال تاریخ بیعت ۲۷ دسمبر ۱۹۲۰ء ساکن ۲۱۹ گنڈا سنگھ والہ سابق موضع اٹھوال ضلع گورداسپور ڈاک خانہ خاص ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۱۲/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرا خاوند فوت ہو چکا ہے۔ حق مہر وصول ہو کر خرچ ہو چکا ہے۔ زیور بھی اب میرے پاس کوئی نہیں ہے۔ میری جائداد بصورت اراضی جو کہ میں نے رہن لی ہوئی ہے۔ یہ زمین تقریباً مبلغ -/۲۰۰ روپیہ کی ہے اس کے علاوہ مبلغ -/۲۰۰ روپیہ نقد موجود ہے۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ مبلغ -/۲۰۰ روپیہ نقد کا ۱/۱۰ حصہ میں فی الفور ادا کرتی ہوں جائداد اراضی رقبہ ۱/۲ کنال رہن جب تک میرے پاس ہے اسکی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتی رہوں گی زرعی اراضی اگر میرے مرنے کے بعد بھی قائم رہے تو اسکی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں آمدنی کی کمی بیشی کے مطابق چندہ حصہ آمد تازیست ادا کرتی رہوں گی میری وفات کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو اس پر میری وصیت حاوی ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا نواب بی بی بیوہ سلطان بخش۔ گواہ شد چوہدری محمد اصغر پنشنر سکرٹری امور عامہ چک ۲۱۹ ر۔ب گنڈا سنگھ والہ ضلع لائل پور۔ گواہ شد ماسٹر شاہ دین صاحب چک ۲۱۹ ر۔ب گنڈا سنگھ والہ ضلع لائلپور۔

نمبر ۱۶۵۸۱ ۔ میں چوہدری غلام محمد ولد پیراں دتہ قوم جٹ چیمہ پیشہ زمیندارہ عمر ۷۳ سال تاریخ بیعت اپریل ۱۹۵۴ء ساکن چک ۲۱۲ ڈاک خانہ دہار ضلع رحیم یار خان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ نومبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں کیونکہ میرے والد بزرگوار بفضل خدا زندہ ہیں میرا گزارہ شماہی و سالانہ آمدنی پر ہے جو اس وقت بذریعہ کاشت کاری مبلغ ایک ہزار پانچ سو روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمدنی پر جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

فقط الراقم الحروف محمد شریف پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ صادق آباد ضلع رحیم یار خان۔ العبد غلام محمد ولد پیراں دتہ بقلم خود۔ گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ انسپکٹر وصایا دفتر وصیت۔ گواہ شد محمد شریف ولد اللہ دتہ منڈی صادق آباد۔

نمبر ۱۶۵۸۲ ۔ میں علی انور ولد مولوی عبد الرؤف صاحب قوم ابڑو پیشہ اسسٹنٹ انجنیئر عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۸ء ساکن انور آباد ڈاک خانہ وارہ ضلع لاڑکانہ صوبہ سندھ ویسٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت ایک پلاٹ سکنی واقع لاڑکانہ ۷۰۰۰ فٹ مالیتی -/۲۳۰۰ روپے ایک کنال اراضی سکنی واقعہ محلہ دارالبرکات ربوہ مالیتی -/۷۰۰ روپے کی ہے مگر میرا گزارہ اس وقت ماہوار آمد پر ہے جو بذریعہ ملازمت -/۳۱۰ روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی مذکورہ بالا جائداد اور آمد جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد میری کوئی اور جائداد پیدا ہو جائے یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد علی انور ابڑو۔ گواہ شد محمد انور

PRESEDENT-JAMAIT

AHMADIYA

ANWERABAD

گواہ شد ABDUL HALIM

SECIRETRY MAL JAMAIT

AHMADIYA

ANWARABAD

نمبر ۱۶۵۸۳ ۔ میں محمد یعقوب ولد چوہدری علی شیر مرحوم ڈیروی قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ڈرگ روڈ ڈاک خانہ ڈرگ روڈ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ مارچ ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری غیر منقولہ جائداد بصورت اراضی ۱/۲ ۱ ایکڑ ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ مغربی پاکستان کرتا ہوں اس کے علاوہ میرا گزارہ ماہوار تنخواہ پر ہے جو کہ مجھے بمشاہرہ ملازمت ملتی ہے جو مبلغ -/۱۶۰ روپے ماہوار بنتی ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد محمد یعقوب بقلم خود ایس۔ اے۔ سی پاک ۹۳۴۱۶ نمبر ۲ ایرمین میس P.A.F سٹیشن ڈرگ روڈ کراچی ۲۷۔ گواہ شد بشیر احمد سیال جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ حلقہ ڈرگ روڈ ۹/۳/۶۲۔ گواہ شد منشی محمد حسین سکرٹری وصایا ڈرگ روڈ ۹/۳/۶۲۔

نمبر ۱۶۵۸۴ ۔ میں نسیم خدیجہ زوجہ چوہدری رشید احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲/۲۲ جہانگیر روڈ ایسٹ ڈاک خانہ کراچی ۵ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ اپریل ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ میرا حق مہر مبلغ دو ہزار روپے ہے جو میرے خاوند کی طرف واجب الادا ہے۔ میرا زیور بتفصیل ذیل ہے۔ ۱۔ ایک سیٹ گلے کا ہار کانوں کی بالیاں ایک جوڑی انگوٹھی ایک عدد طلائی وزن ۷ تولہ۔ ۲۔ دوسرا سیٹ گلے کا نیکلس کانٹے ایک جوڑی انگوٹھی ایک عدد طلائی وزن پانچ تولہ۔ ۳۔ چوڑیاں طلائی ۸ عدد وزن چھ تولہ۔ جملہ وزن ۱۸ تولہ۔ قیمت -/۲۲۵۰ روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میری کوئی آمد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوئی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۱۰ اپریل ۱۹۶۲ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم الامۃ نسیم خدیجہ ۱۰/۴/۶۲۔ گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔ گواہ شد رشید احمد بقلم خود خاوند موصیہ ۱۰/۴/۶۲۔

نمبر ۱۶۵۸۵ ۔ میں چوہدری مبارک احمد ولد ڈاکٹر غلام قادر صاحب قوم کاہلوں جٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڈرن موٹرس لمیٹڈ سروس اسٹیشن کارنر ڈرگ روڈ ٹیپو سلطان روڈ کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ اپریل ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ -/۳۰۰ روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۱۷ اپریل ۱۹۶۲ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم العبد مبارک احمد۔ گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۵۸۶ ۔ میں ریاض احمد ولد چوہدری سردار خاں صاحب قوم جٹ وڑائچ پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڈرن موٹرس لمیٹڈ وکٹوریہ روڈ کراچی ۳ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ اپریل ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ -/۶۰ روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۱۲ اپریل ۱۹۶۲ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد ریاض احمد۔ گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

روسی ویٹو کے استعمال پر پاکستان بھر میں غیظ و غضب کا اظہار

متحدہ عرب جمہوریہ نے بالواسطہ بھارت کی حمایت کی ہے۔ عام ردِ عمل

راولپنڈی ۲۵ ؍ جون۔ کشمیر کے متعلق حفاظتی کونسل میں آئرلینڈ کی بے ضرر سی قرارداد کو ویٹو کرکے روس نے پھر بھارت نوازی اور پاکستان دشمنی کا جو مظاہرہ کیا ہے اس پر پاکستان کے طول و عرض میں شدید غیظ و غضب کا اظہار کیا گیا ہے قومی اسمبلی کے ارکان اور تحریک آزادیٔ کشمیر کے کارکنوں نے کہا ہے کہ حق خود ارادیت کے لئے روس کے بلند بانگ دعاوی پھر بے نقاب ہو گئے ہیں۔ کشمیری کارکنوں نے کہا ہے کہ اب کشمیر کو آزاد کرانے کی تحریک دوبارہ شروع کرنے کے سوا کوئی چارۂ کار نہیں رہا۔

حفاظتی کونسل میں سات ملکوں نے پرسوں آئرلینڈ کی قرارداد کی حمایت کی تھی۔ گھانا اور متحدہ عرب جمہوریہ غیر جانبدار رہے تھے پاکستانی عوام کا عام ردِ عمل یہ ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ نے غیر جانبدار رہ کر بالواسطہ بھارت کی حمایت کی۔ جس پر پاکستان میں شدید مایوسی اور حیرت کا اظہار قدرتی بات ہے روسی ویٹو سے پیدا شدہ صورت حال پر صدارتی کابینہ غور کر چکی ہے اور آج صبح قومی اسمبلی میں حکومت کے آئندہ اقدام کا اعلان ہونے والا ہے۔ دریں اثنا ان لوگوں کو سخت مایوسی ہوئی ہے جو پاکستان کی خارجہ پالیسی پر نظر ثانی اور روس سے بہتر تعلقات استوار کرنے کے پرزور حامی تھے چنانچہ عام خیال یہ ہے کہ خارجہ پالیسی پر نظر ثانی اور پاکستان کے ساتھ تعلقات بہتر بنانے کا کام خود روس نے مشکل بنا دیا ہے۔ روس کے سابقہ رویہ کے پیش نظر اگرچہ یہ توقع نہیں تھی کہ وہ اس دفعہ بھی بھارتی سامراج کے بے ضمیر حامی کا کردار ادا کرے گا لیکن اس امر پر سخت افسوس کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ اسلامی ملک متحدہ عرب جمہوریہ بھی حق و انصاف کی حمایت سے دستکش ہو کر کشمیر میں بھارتی جعل سازی کی تائید کے جرم میں شریک ہو گیا +

اقتصادی عدمِ توازن دور کرنے کے لئے اہم سفارشات پیش کی جائینگی

بجٹ پر عام بحث کے جواب میں صوبائی وزیر خوراک و زراعت ملک قادر بخش کی تقریر

لاہور ۲۵ ؍ جون کل صوبائی وزیر خوراک و زراعت ملک قادر بخش نے کہا کہ وہ صوبہ کے مختلف علاقوں میں زندگی کے فرق کو دور کرنے کے لئے اہم سفارشات پیش کریںگے۔ اس کے علاوہ سرکاری افسروں کی محکمانہ انکوائری کے مروجہ طریق کار کو بدلیں گے اور سرکاری آمدنی میں خورد برد کے خلاف منظم کارروائی کریں گے۔ وزیر مال خان پیر محمد نے کہا کہ صوبہ میں مالیہ کی ایک مقررہ شرح نافذ کرانے کے سوال پر غور کیا جا رہا ہے۔ علاوہ ازیں جن بڑے زمینداروں نے زرعی اصلاحات کے نفاذ کے بعد بھی زمینیں اپنے قبضہ بدستور رکھی ہیں ان سے یہ زمینیں واپس لے لی جائیں گی۔

صوبائی اسمبلی کے امروزہ اجلاس میں جب ارکان اسمبلی جنرل بجٹ پر عام بحث میں حصہ لے چکے تو سپیکر نے صوبائی وزیروں کو اعتراضات کا جواب دینے کی اجازت دی چنانچہ ملک قادر بخش وزیر خوراک و زراعت خان پیر محمد وزیر مال و بحالیات اور مسٹر عبدالقادر سنجرانی وزیر صحت و بلدیات نے ایوان سے خطاب کیا ملک قادر بخش نے کہا ایوان میں اتنے ارکان نے بجٹ پر عام بحث میں حصہ لیا ہے۔ کہ سبھی کا جواب دیا نہیں دیا جا سکتا تاہم مجھے راؤ خورشید علی خان کے اس تاثر سے قطعی اتفاق نہیں کہ حکومت کا کروڑوں روپیہ ہر سال ضائع ہو رہا ہے اور مطلوبہ نتائج برآمد نہیں ہوتے وزیر خوراک و زراعت نے کہا کہ یہ کہنا حقائق کے بالکل منافی ہے کہ ہم نے پندرہ سال کسی ترقی کے بغیر محض ضائع کر دئے ہیں حقیقت حال یہ ہے کہ صوبہ نے ہمہ جہتی ترقی کی ہے۔ جہاں تک زرعی ترقی کا تعلق ہے صوبہ میں چاول کی پیداوار پچھلے برسوں کی نسبت ایک لاکھ ٹن بڑھ گئی ہے۔ گندم کی پیداوار میں تین لاکھ ٹن اضافہ اس سال ہوا ہے۔ کپاس پچھلے برس کے مقابلہ میں ایک لاکھ ۲۳ ہزار گانٹھیں زیادہ ہوئی ہیں۔ زرعی ترقی میں ہمارے ماہرین زراعت کا بہت بڑا دخل ہے۔ پھلوں کی پیداوار میں ہم خود کفیل ہو گئے ہیں۔ بجلی وافر مقدار میں موجود ہے۔ گزشتہ چند برس کے مقابلہ میں سڑکیں زیادہ ہیں۔ نئے سکول اور کالج کھولے گئے ہیں۔ الغرض زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس میں ہمارے قدم ترقی کی جانب نہیں بڑھے البتہ آبپاشی کے وسائل ہماری ضرورت کے مقابلہ میں ابھی ناکافی ہیں۔ پانی ہماری زراعت کے لئے شہ رگ کی حیثیت رکھتا ہے۔ سندھ طاس کے پانی کے معاہدہ میں ہم اس سے کافی محروم ہو گئے ہیں لیکن ہمارے ماہرین نے ایسے منصوبے تیار کر لئے ہیں کہ اس سنگین مسئلہ کا کوئی حل نکل آئے گا۔ اور ان منصوبوں کے طفیل ہم سرسبز و شاداب رہیں گے۔ آپ نے یقین دلایا کہ بعض علاقوں میں پانی کی قلت دور کرنے کے لئے ٹیوب ویل نصب کرائے جائیں گے گندم کے بارہ میں وزیر خوراک و زراعت نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ اس کی پیداوار میں مزید اضافہ ایک نئی قسم کی آسٹریلوی گندم ڈرک کو لیال کاشت کرنے سے ہو جائے گا۔ آپ نے کہا کہ ہماری اس سے بڑی خوش نصیبی اور کیا ہو سکتی ہے کہ خدا کے فضل سے گندم کھلی منڈیوں میں اس وقت گیارہ روپے فی من کے بھاؤ فروخت ہو رہی ہے اور اٹھانے والا نہیں ملتا۔ یہی گندم پچیس روپے سے چالیس روپے من تک فروخت ہوتی رہی ہے۔

وزیر خوراک و زراعت نے ٹڈی دل کو صوبہ کی زرعی معیشت کے لئے ایک عظیم خطرہ قرار دیا اور کہا وہ اس خطرہ سے عہدہ برآ ہونے کی ہر ممکن کوشش کریںگے +

ڈسکہ میں تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور ڈویژن کے زیر اہتمام مورخہ ۲۹۔ ۳۰ جون یکم جولائی ۶۲ء یعنی جمعہ ہفتہ۔ اتوار کے روز ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں سہ روزہ تربیتی کلاس منعقد کی جا رہی ہے۔

یہ کلاس اپنی نوعیت کی منفرد کلاس ہوگی۔ اس میں علاوہ دوسرے پروگراموں کے مندرجہ ذیل بزرگان سلسلہ کی شمولیت کی توقع ہے۔

۱۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
۲۔ صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب
۳۔ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب
۴۔ چوہدری محمد اسد اللہ خاں صاحب
۵۔ شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ مشرقی افریقہ
۶۔ کرنل ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب۔

ان بزرگوں کے علاوہ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ مکرم سید داؤد احمد صاحب کی شرکت بھی متوقع ہے۔

تحصیل ڈسکہ اور گرد و نواح کے خدام اس کلاس میں زیادہ سے زیادہ شامل ہونے کی کوشش کریں۔

(معتمد علاقائی مجالس خدام الاحمدیہ لاہور ڈویژن)

انصار اللہ کا آئندہ امتحان

انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ امتحان یکم جولائی کی بجائے انشاء اللہ ۸۔ جولائی کو منعقد ہوگا۔ ربوہ کے احباب کا امتحان ۶ جولائی کو منعقد ہوگا احباب مطلع رہیں۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

غانا میں تبلیغ اسلام

(بقیہ)

اور دینی علوم کے حصول کی طرف خاص طور پر جماعت کو توجہ دلائی۔ نیز لیلۃ القدر آخری عشرہ میں تلاش کرنے اپنے چندوں کو باقاعدگی سے ادا کرنے اور خاص طور پر چندہ تحریک جدید کی اہمیت اور اسکی ادائیگی کے لئے جماعت کو تلقین کی۔

آخر میں احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں صحیح علم عطا فرمائے اور ہماری صحیح راہنمائی فرمائے اور ہر ایک قسم کے ابتلاء سے محفوظ رکھے۔ ہماری ناچیز کوششوں میں برکت ڈالے اور اپنے حضور سرخرو کرے۔ آمین +